بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلافت کا قیام ایک فرض ہے جس کے لیے ہم اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں

خلافت کے انہدام کے سو سال پورے ہونے پر... اے مسلمانو! اس کے قیام کی طرف لپکو

اے مسلمانو ! یہ رجب 1442 ہجری ہے، خلافت کو تباہ ہوئے ایک صدی بیت گئی ہے ، وہ ریاستِ خلافت کہ جو ہمارے اجتماعی معاملات میں اسلام کے ذریعے حکمرانی کرتی تھی۔ خلافت کے خاتمے کے ساتھ ہی اس کرہ ٔارض سے اسلام کی حکمرانی بھی ختم ہوگئی۔ اگرچہ اس سے قبل ہی ہمارے کچھ خطے استعماری کفار کے قبضے میں جا چکے تھے اور برصغیر بھی ان میں سامل تھا۔

رجب 1342 ھ سے اب تک، ہمارا ایک بھی خطہ ایسا نہیں کہ جہاں قرآن و سنّت سے ماخوذ قوانین کے ذریعے حکمرانی کی جا رہی ہو۔ چند انفرادی عبادات کے قوانین کے علاوہ، ہمارے اجتماعی معاملات میں انسانی خواہشات کے بنیاد پر بنے قوانین کی حکمرانی ہے، خواہ یہ جمہوری نظام ہو یا آمریت یا پھر بادشاہت۔ اگرچہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے لیکن اسلام کو مسلم دنیا میں فقط ایک سرکاری مذہب کی حد تک محدود کر دیا گیا ہے، جیسا کہ مغربی دنیا میں عیسائیت کو کیا گیا تھا۔ اب اسلام کا عمل دخل صرف ہمارے انفرادی معاملات میں ہے جیسا کہ نماز اور انفرادی زکوٰۃ، لیکن اسے ہمارے نظامِ حکومت، معاشیات اور داخلی امور سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔

اے مسلمانو! ہمیں خلافت سے محروم ہوئے ایک صدی ہجری گزر چکی ہے، اگرچہ مسلمانوں کے حکمران کے لئے لمحہ بھر بھی اسلام کے علاوہ حکمرانی حرام ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے صرف اپنے نازل کردہ احکامات کے مطابق حکمرانی کا حکم دیا ہے، اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں، **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ** " سو آپ کے رب کی قسم! یہ کبھی مومن نہیں ہوں گے جب تک کہ

اپنے تمام اختلافات میں آپ کو منصف نہ مان لیں **"(سورہ نسا 4:65)** "اور اسی طرح فرمایا: **وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ** "جو(حکم) اللہ نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق آپ ﷺ ان میں فیصلہ کریں"**(سورہ مائدہ 5:49)**۔

خلافت کو ختم ہوئے ایک صدی ہجری بیت چکی ہے، حالانکہ اسلام تو ہمیں اپنے تعلقات کی نگرانی کے لیے خود سے قوانین گھڑ لینے سے منع کرتا ہے۔ اسلام ہمیں صرف جلیل القدر قرآن اور سنّتِ مصطفیٰ سے ماخوذ قوانین تک محدود کرتا ہے، رسول اللہ کا ارشادِ مبارکہ ہے ، **إِنَّ اللَّهَ تعالى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلاَ تُضَيِّعُوهَا، وَحَدَّ حُدُوداً فَلاَ تَعْتَدُوهَا، وَحرَّم أَشْيَاءَ فَلاَ تَنتَهِكُوهَا،** "اللہ نے کچھ فرائض تم پر عائد کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے ان کے پاس نہ پھٹکو کچھ حدود مقرر کی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو " **(دارقطنی، النووی)**. اسی طرح رسول اللہ نے فرمایا : **مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ** "جس نے ہمارے معاملے (دین) مین کوئی ایسی چیز داخل کی جو اس میں سے نہیں، تو وہ مردود ہے"**(مسلم)**

چنانچہ ،اے مسلمانو! نہ ہی حاکم اور نہ ہی محکوم ایک لمحے کے لئے بھی اللہ سبحانہ تعالیٰ کے احکامات سے رُو گردانی کر سکتا ہے، تو ایک صدی ہجری کا گزر جانا کتنا سنگین ہے۔ اے مسلمانو! ایک صدی ہجری بیت گئی ہمیں اس نافرمانی کے ماحول میں جیتے ہوئے۔

ہمیں خلافت سے محروم ہوئے ایک صدی ہجری گزر چکی ہے، جبکہ ایک خلیفہ کا تقرر اسی لمحے فرض ہو جاتا ہے کہ جب پچھلا خلیفہ وفات پا جائے یا اسے ہٹا دیا جائے۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا :**كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ** "بنی اسرائیل کی سیاست (امور کی

دیکھ بھال)انبیاء کیا کرتے تھے، جب کوئی نبی وفات پاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ کثرت سے خلفاء ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کی، ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، پہلے کے بعد پہلے والے کو بیعت دو، انہیں ان کا حق ادا کرو (یعنی ان کی اطاعت کرو) ۔ اور اللہ ان سے ان کی رعیت کے متعلق سوال کرے گا" (بخاری، مسلم) ۔ ہم اس تمام عرصے خلافت کے بغیر زندگی گزار رہے ہیں، جبکہ ہم پر فرض کیا گیا ہے کہ خلیفہ کی عدم موجودگی میں جلد سے جلد خلیفہ کی بیعت کے عمل کو شروع کیا جائے۔ یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرامؓ حضور کی تدفین سے پہلے ہی سقیفہ بنی ساعدہ میں خلیفہ کے انتخاب کے لئے اکٹھے ہو گئے تھے۔

اے مسلمانو! ہمیں خلافت سے محروم ہوئے ایک صدی ہجری گزر چکی ہے، جبکہ ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم تین دن اور تین راتوں سے زیادہ خلیفہ کی بیعت کے بغیر رہیں۔ حضرت ابو بکرؓ کی بیعتِ انعقاد رسول اللہ ﷺ کی وفات کے روز ہی ہو گئی تھی، اور اس سے اگلے دن لوگوں نے مسجد میں اکٹھے ہو کر ابو بکرؓ کو بیعتِ اطاعت دی۔ جب یہ بات عیاں ہوئی کہ حضرت عمرؓ اپنے اوپر ہونے والے خنجر کے وار سے جانبر نہیں ہو سکیں گے تو انہوں نے حکم دیا کہ اگر خلیفہ کا انتخاب تین دنوں میں نہ ہو پائے تو چھ نامزد کردہ اشخاص کے اکثریتی فیصلے سے ان میں سے جو بھی اختلاف کرے، اس کو قتل کر دیا جائے۔ یہ حکم تمام صحابہ کرام نے سنا اور کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا، جبکہ ایک اکابر صحابی کا قتل تو درکنار ایک مسلمان کے قتل کا معاملہ بھی نہایت سنجیدہ ہے، اسی لئے اس معاملے کو اجماع صحابہؓ کے طور پر لیا جاتا ہے۔ اجماع صحابہ تب ہی وقوع پذیر ہوتا ہے جب کسی معاملے کو صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے براہِ راست سیکھا لیکن ہمیں ایک حدیث کی صورت میں روایت کرنے کی بجائے، اپنے غیر اختلافی عمل کے ذریعے بیان کیا۔ یعنی صحابہ کے اجماع کی وہی حیثیت ہے جو رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کرنے کی ہے۔ چنانچہ ہمارے لئے خلیفہ کی بیعت کے بغیر تین دن اور تین راتوں سے زیادہ وقت گزارنا حرام ہے۔

اے مسلمانو! ہمیں خلافت سے محروم ہوئے ایک صدی ہجری گزر چکی ہے، جبکہ صحابہ کرامؓ نے اپنے دن اور رات ایک کر دیے تاکہ خلافت کے تقرر کے لیے تین دن اور تین راتوں کی حد کو پامال ہونے سے بچایا جائے. بخاری نے مسور بن مخرمہ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: **طَرَقَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِنْ اللَّيْلِ، فَضَرَبَ الْبَابَ حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ، فَقَالَ أَرَاكَ نَائِمًا، فَوَاللَّهِ مَا اكْتَحَلْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَبِيرِ نَوْمٍ"** . عبدالرحمن بن عوفؓ نے رات کا کچھ حصّہ گزرنے کے بعد میرے دروازے پر تب تک دستک دی جب تک کہ میں بیدار نہ ہو گیا، انہوں نے مجھ سے کہا، میں کیا دیکھتا ہوں اے مسور، تم سو رہے ہو! واللہ میں پچھلی تین راتوں سے مقدور بھر سویا بھی نہیں" اور ابنِ کثیر نے اپنی کتاب البدیہ والنہایہ میں بیان کیا ہے ،**فلما كانت الليلة التي يسفر صباحها عن اليوم الرابع من موت عمر، جاء - عبد الرحمن بن عوف - إلى منزل ابن أخته المسور بن مخرمة فقال: أنائم يا مسور؟ والله لم أغتمض بكثير نوم منذ ثلاث"** وہ رات کہ جس کا طلوعِ آفتاب حضرت عمرؓ کی وفات کا چوتھا روز تھا ،عبدالرحمٰن بن عوفؓ اپنے بھتیجے مسور بن مخرمہ کے گھر آئے اور ان سے کہا، اے مسور تم سو رہے ہو؟ اللہ کی قسم ! میں پچھلی تین راتوں سے کم ہی سو پایا ہوں"۔ غرضیکہ چوتھی صبح سے قبل جب لوگ فجر کی نماز کے لیے اکٹھے ہوئے تو حضرت عثمانؓ کی بیعت مکمل ہو چکی تھی۔ توکیا آج ہم اپنے دن رات خلافت کے قیام کی جدوجہد میں گزار رہے ہیں جب اس تمام عرصے سے خلافت عدم موجود ہے؟ کیا ایسا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجماع صحابہ کے ذریعے ہمیں روایت پہنچی ہے ،اے مسلمانو !ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم ایک خلیفہ کی بیعت کے بغیر تین دن اور تین راتوں سے زائد عرصہ گزاریں۔ تاہم خلیفہ کے منصب کو ختم ہوئے ایک صدی ہجری بیت چکی ہے کہ جس میں کتنے ہی تین دن اور تین راتیں آئیں اور گزر گئیں۔اے مسلمانو! کیا ہم نے خلافت کے قیام کی جدوجہد میں تاخیر نہیں کر دی؟!

تین دن اور تین راتوں سے زائد عرصہ ایک خلیفہ کی بیعت کے بغیر گزارنے کے لئے صرف ایک عذر پیش کیا جا سکتا ہے کہ ایک ناقابلِ تسخیر حالات کے سامنے ہم مجبور ہو کر بیعت کا فرض ادا نہ کر سکے۔ اے مسلمانو! صرف اسی حالت میں گناہ کا بار ہمارے کاندھوں سے ہٹ سکتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس فرض کی تکمیل کے لئے صَرف کر دیں اور اس فرض کے قیام میں تاخیر صرف ان عوامل کی وجہ سے ہو جو ہمارے اختیار میں نہیں۔ ابنِ حبان اور ابنِ ماجہ نے ابنِ عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ،إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ" بے شک اللہ نے میری امت کی خطاؤں اور بھول جانے کو معاف کیا ہے اور ان اعمال کو کہ جسے کرنے پر انہیں مجبور کیا گیا ہو"۔ یہاں قابلِ غور بات یہ ہے کہ اگر ہم کسی شدید معاملے کی وجہ سے مصروف اور مغلوب نہیں تو ہم ایک خلیفہ کی تقرری میں تین دن اور تین راتوں سے زیادہ تاخیر نہیں کر سکتے۔

ہمیں کس امر نے مجبور کیا ہے اور روکا ہے کہ ہم ایک خلیفہ کو اسلام کی حکمرانی پر بیعت دینے کے لیے کام نہ کریں؟ ہمیں کس امر نے مجبور کیا کہ ہم اس ظلمت بھرے کفریہ نظام کو ہٹانے کے لئے اپنے دن اور رات ایک نہ کر دیں؟ ہمیں کس امر نے مجبور کیا کہ ہم کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں اور مسلم امت کی واس کے اصل مقام کو بحال کرنے کی کوشش نہ کریں یعنی ایک عظیم امت جس پر حکمرانی اسلام کے نور اور ہدایت سے کی جائے؟

پچھلی ایک صدی سے ہمارے خطوں پر کفر، ظلم اور گمراہی کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اے مسلمانو! بلاشبہ خلافت کے انہدام سے ہمارے اوپر منکرات کا ایک سمندر چڑھ دوڑا ہے، نہ صرف اسلام کے بغیر حکمرانی ایک منکر ہے بلکہ اس نے منکرات کے پہاڑ کو جنم دیا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے نظامِ حکومت ،اقتصادیات اور خارجی پالیسی اللہ کے نازل کردہ قوانین کے ذریعے منظم نہیں ہو رہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کے قہر سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کو قائم کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے

ہمیں خبردار کیا،**إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوْا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ**"یقیناً اللہ عزوجل چند لوگوں کے اعمال کی وجہ سے سب لوگوں کو مصیبت میں مبتلا نہیں کرتے، یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان مسکر کو دیکھیں اور استطاعت کے باوجود اس کا انکار نہ کریں، توجب وہ ایسا کرتے ہیں تو اللہ ان چند مخصوص لوگوں کے ساتھ سب لوگوں کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے"(مسند احمد(۔ اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ہمیں خبردار کیا ہے**وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ**" اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو تم میں خاص ظالموں ہی کو لاحق نہیں ہو گا اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے"(الانفال: 25)۔

پچھلے سو سالوں میں ہم خلافت کے دوبارہ قیام کے معاملے میں بے عملی کے بہت سے نتائج بھگت چکے ہیں۔ دنیاوی تکالیف اور ذلت ورسوائی اپنے عروج کو پہنچ چکی ہے۔ ایک تکلیف ختم نہیں ہوتی اور دوسری شروع ہو جاتی ہے، ایک رسوائی اپنے سے بری رسوائی کی جانب لے جاتی ہے۔ ہماری بے عملی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اگر ہم اپنے دنیاوی معاملات میں مصروف رہے اور اسلام کی حکمرانی کو نظرانداز کرتے رہے تو نہ ہم دنیا میں فتح اور نجات حاصل کر سکیں گے اور نہ ہی آخرت کی کامیابی اور نجات ہمارے حصے میں آئے گی۔ اے مسلمانو! جو بھی اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرما ہے تو ایسے شخص کے لئے بے عملی کوئی راہِ انتخاب نہیں ہے۔ ہمیں رب کی عطا کردہ صحت اور وقت کی نعمت کو ضائع نہیں کرما چاہیے اور اللہ کی رضا کے حصول کے لیے انہیں خرچ کرما چاہئے، ماکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کے بدلے ہمیں کبھی نہ ختم ہونے والی جنت میں داخل کرے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،**نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ** "دو نعمتیں جو بہت سے لوگ ضائع کرتے ہیں، اچھی صحت اور فارغ وقت"(بخاری)۔

جو کوئی رسول اللہ ﷺ کو اپنی جان سے زیادہ محبوب رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اس پختہ عزم کو یاد کرے جو رسول اللہ ﷺ کے اعمال میں جھلکتا تھا جو آپ ﷺ نے اللہ کے احکامات کو نافذ کرنے کے لیے سرانجام دیے۔ جب آپ ﷺ کے چچا نے آپ ﷺ کو باز رہنے کا کہا تو آپ نے جواب دیا، **يَا عَمِّ، وَاللهِ لَوْ وَضَعُوا الشَّمْسَ يَمِينِي وَالْقَمَرَ يَسَارِي عَلَى أَنْ أَتْرُكَ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يُظْهِرَهُ اللهُ أَوْ أَهْلِكَ فِيهِ مَا تَرَكْتُهُ** "اے چچا! اللہ کی قسم اگر یہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں پر چاند رکھ دیں، تب بھی میں اس کام کو ترک نہیں کروں گا، یہاں تک کہ اللہ اس دین کو غالب کر دے یا مجھے اس راہ میں فنا کر دے"۔ آیئے اپنے نفوس کو بدل ڈالیں تاکہ ہمارے حالات بھی بدل سکیں۔ آیئے دینِ اسلام کے لیے اپنے عزم کو پختہ کریں، بھرپور جدّوجہد کریں کہ رسول اللہ کی بشارت کے مطابق اسلام کا سورج پوری دنیا کو منور کر دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **لَا يَلْبَثُ الْجَوْرُ بَعْدِي إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى يَطْلُعَ فَكُلَّمَا طَلَعَ مِنَ الْجَوْرِ شَيْءٌ ذَهَبَ مِنَ الْعَدْلِ مِثْلُهُ حَتَّى يُولَدَ فِي الْجَوْرِ مَنْ لَا يَعْرِفُ غَيْرَهُ ثُمَّ يَأْتِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِالْعَدْلِ فَكُلَّمَا جَاءَ مِنَ الْعَدْلِ شَيْءٌ ذَهَبَ مِنَ الْجَوْرِ مِثْلُهُ حَتَّى يُولَدَ فِي الْعَدْلِ مَنْ لَا يَعْرِفُ** "ظلم میرے بعد زیادہ دیر چپ نہ رہے گا، وہ سر اٹھائے گا، جتنا ظلم بڑھتا جائے گا اسی قدر عدل گھٹتا جائے گا، یہاں تک کہ ایک شخص پیدا ہو گا اور اس نے ظلم کے سوا کچھ نہ دیکھا ہو گا۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ عدل کو واپس لائے گا، تو جتنا عدل بڑھتا جائے گا اسی قدر ظلم گھٹتا جائے گا، یہاں تک کہ ایک شخص پیدا ہو گا اور اس نے عدل کے سوا کچھ نہ دیکھا ہو گا" (احمد)۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ** "اور پھر ظلم کا دَور ہو گا اور وہ باقی رہے گا جب تک اللہ چاہے گا اور پھر اسے اٹھا لے گا جب وہ چاہے گا۔ اس کے بعد پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت (خلافت علیٰ منہاج النبوۃ) ہو گی اور پھر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے"۔